# دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

فتویٰ نمبر 31830



برائے رابطہ
0300-7895331 | www.darululoomkabirwala.com
0300-9606524 | owaisirshadahmad@gmail.com


الاستفتاء:

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کمپنی اور بینک کے درمیان استصناع کا عقد ہوا کمپنی صانع (آرڈر پر چیز بنانے والی) اور بینک مستصنع (آرڈر پر چیز بنوانے والا) ہے کمپنی نے بینک سے استصناع کے سارے پیسے ایڈوانس وصول کر لیے اور ان پیسوں کو خام میٹیریل کی خریداری میں استعمال کیا لیکن کمپنی کی زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ تک شئی مصنوع کو بینک کے حوالہ نہیں کیا اب کمپنی کیطرف سے سوال یہ ہے کہ کمپنی کی زکوٰۃ نکالتے وقت شئی مصنوع کمپنی کے ذمہ دین بنے گی اور اسکے بقدر پیسے منہا کیئے جائیں گے؟ یا دین نہیں بنے گی اور پیسے منہا نہیں کیئے جائیں گے؟

المستفتی:

الجواب بتوفیق الملک الوھاب

شئی مصنوع کے بقدر بذمہ کمپنی قرض ہے، جسکو منہا کر کے بقیہ کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

والدلیل علی ذالک:

فی شرح المجلۃ ج ۲ ص ۴۰۴، مادۃ ۳۸۹

بیانہ: أن المستصنع فیہ مبیع والأجل لا یثبت الّا فی الدین فلما ثبت فیہ الأجل عرفنا انہ مبیع دین۔

وفی بدائع الصنائع ج ۵ ص ۳

واما صفۃ الاستصناع فھی انہ عقد غیر لازم قبل العمل فی الجانبین جمیعا بلا خلاف حتی کان لکل واحد منھما خیار الامتناع ........ وأما بعد الفراغ من العمل قبل أن یراہ المستصنع فکذالک حتی کان للصانع أن یبیعہ ممن شاء۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

نعمت اللہ تونسوی

دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

الجواب صواب

دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

۲۷/[illegible]ھ